REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۷

شمارہ ۲۹

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN PIN. 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ ر وفاء (جولائی)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل کے ذریعہ موصول شدہ مورخہ ۹/۸ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازئ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ ر وفاء (جولائی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

الحمد للہ ٭

---

۱۳ ر شعبان ۱۳۹۸ھ — ۲۰ ر وفاء ۱۳۵۷ ہش — ۲۰ ر جولائی ۱۹۷۸ء

ایک علمی تحقیق کے بارہ میں غور وفکر کی دعوت

ای۔ لا۔ و۔ ای۔ یا۔ لی۔ مس۔ با۔ لا۔ غ۔ نتی۔!!

از مکرم پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب سری نگر (کشمیر)

مکرم پروفیسر فدا محمد حسنین صاحب نے یہ مضمون اس لئے بھیجا ہے کہ تا محقق حضرات اس پر مزید روشنی ڈالیں۔ تحقیق میں کوئی بات حرفِ آخر نہیں ہوسکتی۔ تاہم نئی تحقیق، حقیقت کے قریب لانے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ ہمیں آپ کی رائے کا انتظار رہے گا ——— (ایڈیٹر بدر)

یسوع، ۶ بجے شام، صلیب پر لٹکاتے گئے[1] جب اندھیرا چھا گیا تو لوگ، مغموم حالت میں اپنے گھروں کو لوٹنے لگے۔ یسوع نے نعرہ دیا:

ای۔ لو۔ ای۔ ای۔ لو۔ ای
لی۔ ما۔ سا۔ با۔ تھا۔ نی[2]

اس نعرے کا مطلب ہے:

"اے خدا، اے خدا تم نے
مجھے چھوڑ دیا"۔

اس نعرے کا جو ترجمہ بائیبل میں درج ہے اس کے بارے میں اسی وقت سے اختلاف ہے، جب یہ لفظ یسوع نے دہرائے تھے۔ حاضرین میں سے کسی نے کہا:

"یسوع، عالی جاہ کو بلا رہا ہے"![3]

یہ ترجمہ اس آیت سے لیا گیا ہے جو قدیم عہد نامے میں درج ہے:

"اے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ ہمارے اجداد نے تم پر بھروسہ کیا۔ انہوں نے بھروسہ کیا اور تم نے ان کی مدد نہیں کی!"

"لیکن تم وہ ہو
جس نے مجھے ماں کی کوکھ سے نکالا
مجھے امید دلائی
جب میں ماں کی چھاتیوں سے دودھ پی رہا تھا"
"مجھ سے دور مت رہ
کیونکہ دکھ قریب ہے۔
تمہارے سوا کوئی مددگار نہیں"۔
"میں پانی کی طرح بہہ رہا ہوں
میری ہڈیاں جوڑ سے الگ ہو رہی ہیں
میرا دل موم کی طرح گھلا جا رہا ہے۔
میری طاقت ختم ہو رہی ہے۔
میری زبان سوکھ رہی ہے"۔
"برے لوگوں نے مجھے جکڑ لیا ہے۔
انہوں نے میرے پیر اور ہاتھ چھید ڈالے۔
میرے کپڑے آپس میں بانٹ دیئے۔
لیکن تم مجھ سے الگ نہ ہو
اے خدا
اے میری طاقت
جلدی آؤ اور میری مدد کرو"۔[4]

پرانے عہد نامے کی یہ عبارت سوائے یسوع کے اور کس کی ہوسکتی ہے؟ کیونکہ اس نے یہ بھی کہا:

"مجھے بچاؤ تلوار کی زد سے
شیر کے منہ سے
تم نے میری التجا کو سنا۔
اور سنتے ہو"[5]

صاف ظاہر ہے کہ یسوع نے خدا سے اپنی امداد کے لئے التجا کی تھی۔ اور کہا تھا کہ دشمنوں کی زد سے محفوظ ہو۔ کیونکہ ظالموں نے اس کے ہاتھ اور پیر چھید ڈالے تھے۔ خدا نے اس کی آواز سنی اور وہ بچ گئے۔ انگریزی میں یسوع کے نعرے کے الفاظ یوں ہیں:

E-LO-I, ELOI, LI-MA-SA-CH-THA-NI.

یہ الفاظ تو سمیری زبان کے ہیں۔ جو پہلی صدی عیسوی میں شام کے علاقے کی زبان تھی۔

سمیری میں یہ الفاظ یوں ہیں:

E-LA-UIA-, ELA-UIA-LI-MAS-BA (LA)-G-AN TI

اس کا ترجمہ یوں ہے:

"نہیں خدا، ہاں خدا۔ تم شان والے لائق تعریف، قاصد داد"

انگریزی میں یہ ترجمہ یوں ہے:

"No God, Yes God, Thou glorious, praised one, send messanger."

یہ حقیقت کتنی تابناک ہے کہ Praise worthy اور Glorious کا ترجمہ عربی میں محمد اور محمود ہوگا۔

کیا ہم اس نعرے کو جو یسوع نے صلیب پر دیا تھا۔ یہ ترجمہ نہ کریں کہ:

"نہیں خدا، سوائے خدا کے جلدی بلاؤ محمد یا محمود کو"۔

میں محقق حضرات سے التماس کرتا ہوں کہ اس ترجمے کے سلسلے میں میری رہنمائی فرمائیں۔

اس ترجمہ کے لئے ملاحظہ ہو مشہور محقق JOLIN ALLEGRO کی کتاب: "THE SACRED MUSHROOM AND THE CROSS." صفحہ ۱۹۹ اور صفحہ ۳۰۵

—— (باقی دیکھئے صلا پر) ——

---

[1] یوحنا (جان) ۱۹: ۱۴
[2] مرقس (مارک) ۱۵: ۳۴
[3] متی (میتھیو) ۲۸: ۴۷
[4] سام: ۲۲: ۱ تا ۱۷
[5] سام: ۲۲: ۲۰ تا ۲۲

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

قادیان دار الامان میں ہفتۂ قرآن مجید کا بابرکت انعقاد

قرآن کریم کے مختلف موضوعات پر علماء سلسلہ کی پُر مغز تقاریر!

رپورٹ مرتبہ: جاوید اقبال اختر

قادیان ۱۶ جولائی۔ مقامی طور پر قادیان میں ہفتۂ قرآن مجید مورخہ ۸ جولائی تا ۱۴ جولائی منعقد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں روزانہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت سیکرٹری تبلیغ جلسوں کے انعقاد کا اہتمام کرتے رہے۔ احباب پورے ذوق و شوق کے ساتھ ان اجلاسات میں شرکت کرتے رہے۔ اور اسی طرح مستورات اور بچیاں بھی پردہ کی رعایت سے کثرت کے ساتھ شریک ہوتی رہیں۔ افادۂ احباب کے ان اجلاسات کی مختصر روئداد پیش ہے۔

پہلے روز مورخہ ۸/۷ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ نے

"قرآن کریم کی عظمت"

کے عنوان پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے بتایا کہ قرآن مجید ایک عالمگیر شریعت ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لیا ہے۔ اور اس کو پڑھنے کے نتیجہ میں انسان اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی مدارج حاصل کر سکتا ہے۔ موصوف نے بعض آیاتِ قرآنیہ سے قرآن کریم کی عظمت بیان کی۔

مورخہ ۹/۷/۸ کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے

"قرآن کریم کی تاثیرات"

کے عنوان پر تقریر کی۔ محترم مولانا صاحب نے آیت قرآنیہ لو انزلنا ھذا القرآن علیٰ جبلٍ لرأیتہٗ خاشعاً متصدعاً من خشیۃ اللہ پیش کر کے واضح کیا کہ قرآن مجید ایک ایسی کامل اور مکمل کتاب ہے کہ اگر اس کو پہاڑ پر بھی نازل کیا جاتا تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی خشیت کے نتیجہ میں ڈرنے اور کانپنے لگ جاتا۔ اور اس پر ضرور قرآن کریم کا اثر ہوتا۔ اس کے علاوہ بھی محترم مولانا صاحب نے بعض آیاتِ قرآنیہ اور تاریخی واقعات پیش کر کے قرآن کریم کا پُر اثر ہونا اپنے دلنشین انداز میں بیان کیا۔

مورخہ ۱۰/۷/۸ کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"قرآن کریم کے فضائل"

کے عنوان پر تقریر کی۔ موصوف نے بعض آیاتِ قرآنیہ مثلاً اِنّا نحن نزّلنا الذکر و اِنّا لہٗ لحافظون وغیرہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی و فارسی منظوم کلام اور تحریرات کے اقتباسات کی روشنی میں قرآن کریم کا بے نظیر کلام الٰہی ہونا اور اس کا عالمگیر شریعت ہونا ثابت کیا۔ اور یہ کہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور یہی وہ بات ہے جو قرآن مجید کی فضیلت کے لئے کافی اہمیت رکھتی ہے۔

مورخہ ۱۱/۷/۸ کو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے

"تلاوتِ قرآن کریم کی برکات"

کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم خادم صاحب نے بتایا کہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے بے شمار افضال و انعامات انسان حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن مجید کی تلاوت سے دلوں میں رقت اور گداز پیدا ہوتا ہے۔ انسان کو روحانی پاکیزگی ملتی ہے اور وہ عزت و شرف کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے۔ دراصل تلاوتِ قرآن مجید ایک مومن کی روحانی غذا ہے۔ اس تعلق میں موصوف نے بعض تاریخی واقعات وغیرہ بھی پیش کئے۔

مورخہ ۱۲/۷/۸ کو مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"قرآن کریم مکمل ضابطۂ حیات ہے"

کے عنوان پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے آیاتِ قرآنیہ، الیوم اکملتُ لکم دینکم و اتممتُ علیکم نعمتی و رضیتُ لکم الاسلام دیناً ۔ اور ۔ فیھا کتبٌ قیّمۃٌ وغیرہا سے قرآن کریم کے مکمل ضابطۂ حیات ہونے کے دعویٰ اور اس دعویٰ کی دلیل بیان کرتے ہوئے مزید متعدد آیاتِ قرآنیہ ہی کی روشنی میں تفصیلاً اس امر کی وضاحت کی کہ قرآنِ مجید نے انسان کی زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اصولی باتیں بیان کر دی ہیں۔ چنانچہ انسان کی جسمانی، تمدنی، معاشرتی اقتصادی، سیاسی، اخلاقی اور روحانی ہر قسم کی ضروریات اور اس سے متعلقہ مسائل کی صحیح اور فطری رہنمائی موجود ہے۔ جس سے قرآن مجید کا عالمگیر، تمام صداقتوں کا جامع اور مکمل ضابطۂ حیات ہونا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

مورخہ ۱۳/۷/۸ کو مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"جماعت احمدیہ اور خدمت قرآن"

کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے صحابۂ کرام کی قرآن کریم سے محبت اور اس کی تعلیمات پر عمل اور قرآنی انوار کو دنیا میں پھیلانے کے ضمن میں ان کی قابلِ قدر مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ دنیا میں تمام جماعتوں سے زیادہ قرآن کریم کی خدمت بجا لا رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں مبعوث ہی اس لئے فرمایا ہے کہ تا اس قرآن کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ میں ثریا ستارے پر چلا گیا تھا، دوبارہ زمین پر واپس لایا جائے۔ چنانچہ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کے مطابق بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعودؑ نے قرآن کریم کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ اور آپ کے خلفائے کرام نے جس رنگ میں قرآنِ کریم کی اشاعت اور اس کے پیغام کو دنیا تک پہنچایا ہے، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اور آج بھی جماعتِ احمدیہ کو ہی قرآن کریم کی بہت زیادہ خدمت کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کر کے ان زبانوں کے بولنے والوں کے لئے کلام مجید کے معارف سے براہِ راست استفادہ کا موقع بہم پہنچایا گیا ہے۔ اور یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے۔

ہفتۂ قرآنِ مجید کے آخری روز مورخہ ۱۴/۷/۸ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سنایا۔

اس کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے

"اُخروی زندگی اَز رُوئے قرآن کریم"

کے عنوان پر تقریر کی۔ مقرر موصوف نے مختلف آیات قرآنیہ کی روشنی میں اُخروی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ دنیا کی زندگی تو ایک مسافر کے سستانے کی سی حقیقت رکھتی ہے۔ اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معرکۃ الآراء لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کی روشنی میں اس مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے موصوف نے بتایا کہ قرآنی تعلیم کی رُو سے ایک انسان کے لئے تین عالم مقرر ہیں۔ ایک یہ دنیوی زندگی جس کو عالم اکتساب کہا گیا ہے۔ اور جو دار العمل ہے۔ دوسرا عالم برزخ اور تیسرا عالم بعث یہ دونوں عالم دار الجزاء ہیں۔ اسی طرح موصوف نے جزاء و سزا کے سلسلہ میں بہشت اور جہنم کی جو تفصیل قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے اس کی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں وضاحت کی۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا کامیاب تبلیغی سفر یورپ

لندن میں یورپ، افریقہ اور امریکہ کے مبلغین اسلام کی کانفرنس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اہم خطاب

برمنگھم کے مضافات میں جماعت احمدیہ انگلستان کی اجتماعی پکنک میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شرکت

لارڈ کوب ہم کے محل ہیگلے ہال میں حضور کے اعزاز میں استقبالیہ دعوت

(دو افراد کا قبولِ حق)

رپورٹ مرتبہ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے

مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۷۶ء

مبلغین کی کانفرنس

۱۲ر جون۔ لندن کانفرنس میں شمولیت کے لئے یورپ، افریقہ اور امریکہ سے جو مبلغین کرام تشریف لائے تھے آج مشن ہاؤس میں ان کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی حضور نے گیارہ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک انہیں خطاب فرمایا اور اشاعت قرآن اور تبلیغِ اسلام سے متعلق ضروری ہدایات سے نوازا۔

دو افراد کی بیعت

نمازِ ظہر کے بعد حضور نے دو افراد کی بیعت منظور فرمائی۔ ان میں سے ایک فرینکفورٹ کے جرمن نوجوان PETER NOVEL تھے جو برادرم ہدایت اللہ ہیوبش کے ساتھ لندن کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ اس کانفرنس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کو کھول دیا۔ اور انہوں نے حضور کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ حضور نے ان کا اسلامی نام "بلال ہادی" رکھا۔ اسی طرح ایک اور نوجوان جو ماریشس سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارے ایک احمدی دوست عبد الحمید جگو آف ماریشس کے ساتھ قانون کے طالب علم ہیں انہوں نے بھی اپنا بیعت فارم حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے ان کی بیعت بھی منظور فرمائی۔ ان کا نام ابو طالب بیگن ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان دونوں نوجوانوں کے لئے قبولِ احمدیت مبارک کرے۔ اور انہیں استقامت بخشے۔

شام کی سیر

شام کے وقت حضور ایدہ اللہ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، صاحبزادہ مرزا انس احمد و صاحبزادہ مرزا فرید احمد سلمہا۔ دیگر افرادِ قافلہ و مقامی خدام ایک COUNTRY SIDE جگہ پر واقع POLESDEN LACEY نامی سیرگاہ تشریف لے گئے۔ مکرم محمد اجمل صاحب شاہد انچارج مبلغ نائیجیریا۔ قریشی محمد اسلم صاحب مبلغ ٹرینیڈاڈ بھی حضور کے ہمراہ تھے۔ حضور نے یہاں تھوڑی دیر تک چہل قدمی کی اور ایک میوزیم میں بعض نادر نمونے ملاحظہ فرمائے۔

مشن ہاؤس واپسی پر حضور نے مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی درخواست پر نائیجیریا کے مندوبین کو شرفِ ملاقات بخشا۔

خطبہ جمعہ

۱۸ر جون جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ حضور نے نمازِ جمعہ مسجد فضل لندن میں پڑھائی۔ نمازِ جمعہ کا وقت ڈیڑھ بجے مقرر تھا۔ حضور کی اقتداء میں نمازِ جمعہ پڑھنے اور حضور کے ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے مقامی احباب کے علاوہ غیر ملکی مندوبین بھی کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے روح پرور خطبہ میں فرمایا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ اسلام کے کامل غلبہ کا زمانہ ہے اسی لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں ایسا زبردست علم کلام پیدا کیا اور آپ کے ہاتھ پر آسمانی تائیدات اور قبولیتِ دعا کے ایسے نشانات ظاہر ہوئے کہ عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کو ہر میدان میں برتری حاصل ہوتی رہی چنانچہ آپ کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے لئے مسیحی عظیم جہاد کی ابتداء ہوئی تھی اور غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم تحریک جاری ہوئی تھی۔ لندن کانفرنس اس کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ ایک اور قدم ہے جو آگے بڑھا ہے۔ اور حسبِ سابق اس سے موافق اسلام حرکت پیدا ہوئی ہے اور اس نے مخالفین اسلام کی جڑوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے لیکن یہی کافی نہیں ہمیں اس سلسلہ میں مزید قربانیاں دینی پڑیں گی۔ اور ابھی کئی میدانوں میں لائی کے ساتھ آسمانی تائیدات اور قبولیتِ دعا کے نشانوں کے ساتھ مقابلہ کرنا پڑے گا۔ یہاں تک کہ دنیا کی بڑی بھاری اکثریت کے دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لئے جائیں گے۔ اور ساری دنیا پر توحیدِ حقیقی کا جھنڈا پوری آب و تاب کے ساتھ لہرانے لگے گا۔

نمازِ جمعہ کے ساتھ حضور نے نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی اور پھر شام تک غیر ملکی مندوبین کو انفرادی ملاقات کا شرف بخشا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب برادرم سلیم ناصر صاحب اور خاکسار راقم الحروف مورخہ ۱۹ر جون گیارہ بجے قبل دوپہر مشن ہاؤس لندن سے بذریعہ موٹر کار آکسفورڈ کے راستے برمنگھم روانہ ہوئے جہاں اگلے روز جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کی ایک اجتماعی پکنک میں حضور انور رونق افروز ہونے والے تھے۔ اس سفر میں مکرم صاحبزادہ فرید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا القمان احمد صاحب سلمہا اللہ، مکرم بشیر احمد خاں رفیق امام مسجد لندن، برادرم منیر الدین شمس نائب امام اور وسیم احمد چوہدری بھی حضور کے ہمرکاب تھے۔

آکسفورڈ ڈیڑھ بجے پہنچے۔ یہاں پر مکرم چوہدری عبد الحفیظ صاحب صدر جماعت احمدیہ برمنگھم، چوہدری عبد الغفور صاحب صدر بنگٹن سپا اور مکرم رشید احمد صاحب جو برمنگھم کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد اور پکنک کے منتظم اعلیٰ بھی تھے حضور کی پیشوائی کے لئے پہلے سے پہنچے ہوئے تھے اور قافلے کے منتظر تھے۔ یہاں سے یہ دوست بھی اپنی کار میں حضور کے قافلے میں شامل ہو گئے۔ دو بجے ایک ہوٹل میں دوپہر کا کھانا کھایا۔

ہوٹل بلزلے میں قیام

یہاں سے روانہ ہوئے تو اگلی منزل (BILLESLEY VILLAGE (بلزلے ہوٹل تھی۔ چار بجے بخیریت جب حضور ہوٹل پہنچے تو ہوٹل کے مالک نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ یہ ہوٹل جس میں حضور دو دن قیام فرما رہے برمنگھم کے مضافات میں نہایت سرسبز و شاداب اور پُرسکون علاقے میں واقع ہے اور شیکسپیئر کے زمانہ کی ایک بہترین یادگار ہے کسی زمانہ میں شیکسپیئر کے آباؤ اجداد کی تحویل میں بھی رہ چکا ہے۔ ہوٹل سے چار

بیلی کے فاصلے پر STRATFORD کا قصبہ ہے جہاں شیکسپیئر پیدا ہوئے اور اپنے فن میں شہرت دوام پائی۔

حضور نے ہوٹل میں فروکش ہونے کے بعد کچھ دیر آرام فرمایا۔ اور پھر سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے اور چند میل کے فاصلے پر CHARDVICK ہوٹل پارک سمیت دیکھی۔ یہ جگہ بھی بہت خوبصورت اور اس کی فضا نہایت پرسکون تھی۔ حضور نے ہوٹل کے لان میں دوپہر کا کھانا کھایا۔

جماعت کے نئے مرکز کی تجویز

اس کے بعد حضور مقامی دوستوں کی درخواست پر اس جگہ تشریف لے گئے جہاں جماعت احمدیہ کے ایک نئے مرکز کے لئے جگہ خریدنے کی تجویز زیر غور ہے۔ یہ زمین دو ایکڑ کے رقبہ پر مشتمل ہے اور ۲۲ ہزار پونڈ اس کی قیمت ہے۔ اس میں مالک مکان کا دو کمروں کا ایک چھوٹا سا مکان اور چار شیڈز (SHEDS) ہیں جو لمبے زیادہ اور چوڑے کم اور یہ بھی خراب اور خستہ حالت میں۔ یہاں کی جماعتوں کے دوستوں کا مشورہ یہ تھا کہ یہ جگہ تین مختلف جماعتوں یعنی برمنگھم لمنگٹن سپا اور کوونٹری کے وسط میں ہے لئے اگر حضور اسے پسند فرمائیں اور ... کی منظوری ہو تو یہاں مشن کھل جائے ... کے مبلغ اشاعت و تبلیغ اسلام ... ساتھ ساتھ جماعتوں کی تنظیم و تربیت کا کام بھی آسانی سے کر سکیں گے۔

حضور کو دیکھتے ہی مالک زمین بڑے احترام سے پیش آیا۔ حضور نے اس سے مصافحہ کیا اور خیریت دریافت فرمائی اور پھر ساری جگہ کا جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ اس جگہ کا صحیح اندازہ تو تبھی ہو سکتا ہے جب اس کا سروے کروا لیا جائے کہ کتنی لمبی اور چوڑی جگہ ہے۔ تاہم میرا پہلا تاثر اس کے متعلق اچھا نہیں ہے۔ یہ خراب خستہ حالت میں ہے۔ اس کا سائٹ پلان کچھ غلط ہے۔ کسی پراپرٹی ڈیلر سے مل کر کوئی اور جگہ بھی دیکھ لی جائے۔

مغرب کے وقت حضور ایدہ اللہ بنصرہ واپس ہوٹل میں آ گئے۔

۱۱ رجولائی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل تھا اس روز صبح سے موسم بالکل صاف تھا۔ دھوپ نکلی ہوئی تھی مگر یہ وہ دھوپ نہ تھی جس کی تمازت ۱۴۰ درجہ حرارت تک پہنچ کر مخلوق خدا کے صبر و ہمت کا ایک کٹھن امتحان بن جاتی ہے۔ بلکہ یہ وہ دھوپ تھی جو یہاں کے رہنے والوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ تھی۔ اس وقت فضا بہت خوشگوار تھی۔ حالانکہ جب لندن سے چلے تھے تو مطلع ابر آلود تھا اور موسم سرد ہوا میں چل رہی تھیں۔ لیکن اس روز خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ دھوپ خوب چمک رہی تھی۔ جو انگلستان میں پکنک کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے قدرت کا ایک بیش بہا عطیہ تھی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ہنگلے ہال میں استقبالیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ مع قافلہ صبح ساڑھے دس بجے ہوٹل سے روانہ ہوئے اور ٹھیک گیارہ بجے جب HUNGLEY HALL (ہنگلے ہال) محل پہنچے تو لارڈ اور لیڈی COBHAM (کوبھم) نے حضور کو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا اور پھر حضور کو اپنے ساتھ محل میں لے گئے جہاں انہوں نے حضور کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت استقبالیہ دی۔ لارڈ اور لیڈی کوبھم اپنے ہاں حضور کی تشریف آوری پر اس درجہ خوش اخلاقی سے پیش آئے کہ گویا وہ برسوں سے آپ کے منتظر تھے۔ حضور ان سے نصف گھنٹہ تک غیر رسمی گفتگو فرماتے رہے۔ جسے انہوں نے نہایت انہماک سے سنا۔ اسلام اور احمدیت کے متعلق حضور نے ان کے جن سوالوں کے جواب بھی دیئے جس سے وہ بہت متاثر ہوئے۔

اس دعوت میں علاقے کے بعض اور سرکردہ لوگ بھی شامل ہوئے۔ ان میں ہنگلے کونسل کے مسٹر ... جی۔ پی۔ ایچ اور ان کی بیگم صاحبہ ... ڈسٹرکٹ کونسل مسٹر ... ہلیوری اور ان کی بیگم صاحبہ مسٹر ... سپرنٹنڈنٹ پولیس ... اور چند ممتاز شہری بھی تھے۔ علاوہ ازیں کانفرنس میں شریک ہونے والے بعض غیر ملکی مندوبین مقامی پولیس کے نمائندے اور فوٹو گرافر بھی استقبالیہ میں شامل تھے۔ دعوت کے اختتام پر لارڈ صاحب نے محل کے سامنے حضور کو الوداع کہا۔ یہاں بھی تھوڑی دیر تک لارڈ صاحب سے حضور کی گفتگو ہوتی رہی۔ حضور کی تشریف آوری پر وہ ایک بار پھر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہنے لگے GOD IS SMILING آج تو خدا بھی مہربان نظر آتا ہے۔ ان کا اشارہ موسم کے غیر معمولی طور پر خوشگوار ہونے کی طرف تھا۔

پکنک میں شمولیت

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنے معزز میزبان کا شکریہ ادا کیا اور پھر ان کے محل کے ملحقہ وسیع و عریض لان میں تشریف لے گئے جہاں انگلستان کی ۲۲ جماعتوں کے کم و بیش دو ہزار احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کا ایک شاندار اجتماع تھا۔ جو اپنے امام عالی مقام کی معیت میں پکنک منانے کی خوشی میں پھولے نہیں سماتے تھے وہ اپنے پیارے آقا کی زیارت و ملاقات اور آپ کے روح پرور ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے سو سو ڈیڑھ ڈیڑھ سو میل سے بصد شوق جماعتی انتظام کے ماتحت SPECIAL COACHES پر یا اپنے بیوی بچوں کے ساتھ موٹر کاروں پر تشریف لا کر شریک محفل تھے۔ اس سارے علاقے میں سڑکوں پر احمدیہ موومنٹ AHMADIYYA MOVEMENT کے نہایت خوشنما ٹریفک سائنز لگائے گئے تھے۔ تاکہ دوستوں کو پکنک کی جگہ پہنچنے میں سہولت رہے۔ لان میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر تین شامیانے مع قنات نصب تھے۔ ایک مردوں کے لئے دوسرا مستورات کے لئے اور تیسرے میں کینٹین تھی جہاں گرم اور ٹھنڈے مشروبات مہیا تھے۔ پکنک کے لئے اس جگہ کا انتخاب بھی بہت مناسب تھا۔ ایک تو اس لئے کہ یہ جگہ انگلستان کے وسط میں واقع ہے۔ چاروں اطراف سے احمدی احباب کو یہاں جمع ہونے میں آسانی رہی۔ دوسرے یہ علاقہ نسبتاً زیادہ حسین اور سرسبز ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت صاحب کے بنفس نفیس شریک پکنک ہونے سے اس جگہ کو وہ برکت حاصل ہوئی جس کے نقوش عرصہ تک قائم رہیں گے۔ یہ کانفرنس کے موقعہ پر تیار ہونے والی MOVIE FILM اسی پکنک کے بعض حسین لمحات کی عکس بندی پر ختم ہوتی ہے۔

احباب سے ملاقات

غرض یہ پکنک کیا تھی۔ خلوص تلطف و نظر کا ایک حسین مرقع تھی۔ قدم قدم پر محبت و عقیدت کے پھول کھلے ہوئے تھے۔ جن کی خوشبو سے ساری فضا معطر تھی۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدام اور اطفال کے جلو میں بڑی آزادی بلکہ بے تکلفی کے رنگ میں دوستوں سے ملتے ہوئے اور باتیں کرتے ہوئے بالآخر اس شامیانے کے نیچے تشریف لے گئے جو مردوں کے لئے مخصوص تھا۔ جہاں حضور کے مسند نشین ہونے کے بعد شمع خلافت کے پروانوں کا ہجوم لحظہ بہ لحظہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ شامیانہ آخر شامیانہ ہی ہوتا ہے۔ سامنے کی قناتیں ہٹا دی گئیں تاکہ جگہ کھلی ہو جائے اور سب احباب حضور کی زیارت کر سکیں اور آپ کے کلمات سے مستفید ہو سکیں۔

نظم خوانی

اس موقعہ پر مکرم عبدالواسع آدم چغتائی صاحب اور مکرم غلام سرور صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام در ثمین اردو سے چیدہ چیدہ اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اس نظم خوانی سے مجلس پر رقت کا عالم طاری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا شیریں کلام ہو، بنی نوع انسان کے لئے درد و سوز میں ڈوبی ہوئی آہ و فغاں ہو، خدا کے فضلوں پر شکر و امتنان سے معمور دل کی پکار ہو اور وہ آپ کے خلیفہ ثالث اور موعود نافلہ کی موجودگی میں سنائی جا رہی ہو تو اس سے یہ کیفیت کیونکر پیدا نہ ہوتی۔ علاوہ ازیں دیار غیر میں احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں کا یہ منفرد اجتماع، پکنک کا وسیع اور جامع پروگرام اور پھر اس پر مستزاد یہ کہ ... بھی ہو رہے غیر ملکی مندوبین کے لئے باعث ... اور بھی زیادہ خوشی اور ازدیاد ایمان کا باعث تھا چنانچہ بعض مندوبین نے اپنے دلی تاثرات کا حضور کی اس مجلس میں بھی ذکر کیا۔ (باقی)

تقریب نکاح و رخصتانہ

مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۷۸ء فرسٹ پلی ٹڈل سکول حیدر آباد میں مکرم مشتاق احمد صاحب ضمیر حال مقیم سعودیہ ابن مکرم بشیر احمد صاحب ضمیر فلاسفر نماکسے نکاح کا اعلان خاکسار نے ہمراہ مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ غوری بنت علاء الدین صاحب مرحوم المعروف جمر گیارہ ہزار ۱۱۰۰۰ روپیہ حق مہر پر کیا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ دوسرے روز ولیمہ کی دعوت تھی جس میں تین صد کے قریب افراد نے شرکت کی۔ اس خوشی میں لڑکے کے والد نے مبلغ پچیس ۲۵ روپے اعانت بدر، مبلغ پچیس ۲۵ روپے درویش فنڈ، مبلغ پچیس ۲۵ روپے شکرانہ فنڈ اور پچیس ۲۵ روپے صدقہ ادا کرتے ہوئے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کی ہے۔

خاکسار حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

درخواست دعا عزیزہ امۃ القیوم بنت مکرم مبارک احمد صاحب انڈو درجے رآباد امسال انٹرمیڈیٹ کا امتحان سکینڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہے آئندہ عزیزہ کا ارادہ میڈیکل کورس لینے کا ہے انہوں نے امتحان میں کامیابی پر مبلغ ۵ روپے صدقہ اور مبلغ ۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرکے احباب جماعت سے کامیابی اور میڈیکل میں داخلہ مل جانے کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔ خاکسار منظور احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم یادگیر

تامل رسالہ "راہِ امن" کے ساتویں سالنامہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام

اور

بزرگانِ سلسلہ کی نیک تمنائیں اور دعائیں!

(از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس)

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ پچھلے سات سال سے جماعت احمدیہ مدراس کے زیر اہتمام صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ملکیت اور نظارت دعوۃ و تبلیغ کی سرپرستی میں تامل زبان میں ماہنامہ راہِ امن (SAMADHANA VAZI) نہایت کامیابی سے جاری ہے فالحمد للہ!

اس عرصہ میں یہ رسالہ تمام علاقہ احمدیت کا پیغام اچھے رنگ میں پہنچانے کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا رہا۔ چنانچہ ہر ماہ کی اشاعت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و ارشادات کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات باقاعدہ شائع ہوتی ہیں نیز حضور اقدس علیہ السلام کی تصنیف لیکچر لاہور اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تصنیف دیباچہ قرآن، قسط وار شائع ہوتا ہے۔ دیگر علمی مضامین کے علاوہ باقاعدہ سوال و جوابات کا سلسلہ بھی جاری ہے جسمیں عقائد احمدیت پر کئے جانیوالے تمام اعتراضات کا تسلی بخش جواب دیا جاتا رہا ہے۔

علاوہ ازیں اسلام اور احمدیت پر اعتراض کرتے ہوئے جو مضامین شائع ہوتے ہیں اُن کے بھی کافی و شافی جوابی مضامین بھی شائع کرتے رہنے کا شرف راہِ امن کو حاصل ہے چنانچہ ایک عیسائی پادری سادھو چیلاپا نے حال ہی میں ایک کتاب "کیا عیسائیت کی ضرورت نہیں؟" کے نام سے شائع کی ہے جس کے صفحہ تا صفحہ میں "اسلام" کے زیر عنوان اسلام پر وہ تمام فرسودہ اعتراضات کئے ہیں جن کا کئی دفعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے جواب دیا جاچکا ہے۔ نیز اس حصہ میں عقائد احمدیہ پر بھی رائے زنی کرتے ہوئے محترم حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی انگریزی کتاب "Where did Jesus die" کے تامل ترجمہ "یسوع مسیح کی وفات کشمیر میں" کے بارے بھی بعض اعتراضات کئے ہیں۔

ایک عیسائی نے مذکورہ کتاب میرے نام ارسال کرتے ہوئے اس کا جواب لکھنے کا چیلنج کیا۔ چنانچہ خاکسار نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اس کا جواب "راہِ امن" میں شائع کر رہا ہے اب تک اس جواب کی تین قسطیں شائع ہوچکی ہیں اور مزید کئی اقساط باقی ہیں۔

ہر حال خدا تعالیٰ نے ہمیں رسالہ راہِ امن کے ذریعہ اپنوں اور بیگانوں میں تبلیغ اسلام کا بہترین موقعہ عطا فرمایا ہے علاقہ تامل ناڈو کے علاوہ سری لنکا۔ برما۔ سنگاپور وغیرہ تامل زبان بولے جانیوالے غیر ممالک میں بھی یہ رسالہ باقاعدہ بھیجا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس رسالہ کو غیر معمولی مقبولیت دی ہے چنانچہ اس کے مندرجات کی تعریف میں خاکسار کو غیر احمدیوں اور غیر مسلموں کی طرف سے بہت سارے خطوط پہنچ رہے ہیں!

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

خاکسار کی عاجزانہ درخواست کو قبول کرتے ہوئے میرے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت جو پیغام ارسال فرمایا وہ ذیل میں درج ہے:-

"آپ کا خط ملا۔ مجھے خوشی ہے کہ آپ کا رسالہ "راہِ امن" اپنی زندگی کی سات منزلیں طے کرچکا ہے۔ اور اب آٹھویں میں قدم رکھ رہا ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو ہر پہلو سے ترقی عطا کرے اور اسے قیام امن کا مفید ذریعہ بنا دے۔

نشر و اشاعت کے اس دور میں قلمی جہاد اور اعلائے کلمہ حق کے لئے ہر ملک اور ہر خطۂ ارضی میں وسیع میدان موجود ہے۔ اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ دعاؤں سے کام لیں اور خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتے رہیں کہ وہی ساری برکتوں کا سرچشمہ ہے۔

والسلام

مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

۷۸/۷-۵۷-۱۵

بقیہ

نیز مرکز سلسلہ سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بھی نیک تمناؤں اور دعاؤں پر مشتمل پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس رسالہ کو اعلائے کلمۃ اللہ اور فوز الانسان کی خیر خواہی کیلئے مزید بہتر بنانے اور مقبول خدمات کی توفیق بخشے آمین۔

رپورٹ

ہفتہ قرآن مجید زیر انتظام لجنہ اماء اللہ قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تعلیم القرآن کو تیز تر کرنے کیلئے نظارت دعوۃ و تبلیغ کے اعلان کے مطابق ہر سال ہفتہ قرآن مجید منایا جاتا ہے اس سال بھی ۸ تا ۱۴ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عشاء قرآن مجید کے فضائل کے متعلق روزانہ ایک تقریر ہوتی رہی جسمیں مستورات اور بچیاں کثیر تعداد میں شامل ہوکر علمی استفادہ کرتی رہیں۔

خاکسار سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان نے پورا ہفتہ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور سیکرٹری مال صاحبہ کے ہمراہ پورے ایریے کا جائزہ لیا۔ اور وہ بہنیں اور بچیاں جو اس سال کے دوران باہر سے آئیں، اُن کے قرآن مجید پڑھانے کا انتظام کیا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کی پچانوے فیصد ممبرات لجنہ قرآن مجید ناظرہ جانتی ہیں اور اسی طرح سولہ سے اٹھائیس سال تک کی تمام لڑکیاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید کا ترجمہ سیکھ چکی ہیں۔ گزشتہ کئی سال سے مندرجہ ذیل بہنیں متفرق ممبرات کو باقاعدہ قرآن مجید باترجمہ پڑھا رہی ہیں:-

حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت۔ محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان۔ خاکسارہ معراج سلطانہ سیکرٹری تعلیم۔ محترمہ ہدایت بیگم صاحبہ۔

اس ہفتہ کی کوشش سے آٹھ ممبرات نے قرآن مجید باترجمہ پڑھنا شروع کر دیا ہے پانچ ممبرات کو قاعدہ یسرنا القرآن شروع کروایا گیا ہے۔ ایک ممبر کو قرآن مجید ناظرہ اور ایک ممبر کو نماز یاد کروانا شروع کیا گیا ہے۔

ہفتہ زیر رپورٹ مندرجہ ذیل ممبرات نے پڑھانا شروع کیا ہے:-

محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ۔ محترمہ سلیمہ بیگم بنت احمد حسین صاحب۔ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی حکیم محمد دین صاحب۔ محترمہ نور النساء صاحبہ۔ عزیزہ آصفہ بیگم۔ عزیزہ امۃ الوحید شوکت۔ عزیزہ امۃ الرفیق۔ عزیزہ امۃ الرحمٰن۔ عزیزہ ناصرہ بیگم ڈوگر اور محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد السلام صاحب۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

رپورٹ جلسہ مستورات

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر انتظام ہونے والی روزانہ تقاریر میں شرکت کے علاوہ لجنہ اماء اللہ نے اپنا ایک علیحدہ اجلاس بھی ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں منعقد کیا۔ چنانچہ مورخہ ۹/۷ کو یہ اجلاس محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ کی تلاوت قرآن کریم اور عزیزہ رفعت سلطانہ کی نظم خوانی کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے عزیزہ نعیمہ بشریٰ نے بعنوان "قرآن مجید ہی تسلیم کا واحد ذریعہ ہے" تقریر کی۔ دوسری تقریر عزیزہ صدیقہ قیصرہ کی "قرآنی تعلیم کے اصول" کے موضوع پر تھی۔ تیسری تقریر عزیزہ امۃ الرحمٰن سنے کی عنوان تھا "فضائل قرآن مجید"۔ چوتھی تقریر "قرآن مجید کا احسان دنیا پر" کے عنوان پر عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد صاحبزادی امۃ الحکیم کوکب نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے سنائی اور مستورات کو محظوظ کیا۔ عزیزہ امۃ الرفیق نے "قرآن کریم کی روحانی تاثیرات" کے موضوع پہ تقریر کی۔ چھٹی تقریر عزیزہ نصرت سلطانہ نے کی عنوان تھا "قرآن مجید پڑھنے کی برکات"۔ ساتویں اور آخری تقریر خاکسارہ معراج سلطانہ نے بعنوان "قرآن کریم ایک روحانی کتاب ہے" کی۔

آخر میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرام اور صحابیات کا قرآن کریم سے پیار اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کی قرآنی خدمات کا ذکر کیا۔ اور خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک تعلیم القرآن کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

خاکسارہ: معراج سلطانہ سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ بہار کا پہلا سالانہ اجتماع!

محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پیغام ✦ مختلف عنوانات پر خدام کی تقاریر

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب ضیاء مبلغ بھاگلپور

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس کے ساتھ ہی بھاگلپور میں مورخہ ۱۱ر جون ۷۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ صوبہ بہار کا پہلا سالانہ اجتماع منایا گیا۔ چنانچہ مکرم سید داؤد احمد صاحب آف مظفرپور کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم سید عبدالنقی صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوئی بعدہٗ مکرم اظہر احمد خان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ برہ پورہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔

ازاں بعد خاکسار نے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کی طرف سے آمدہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں محترم صدر صاحب موصوف نے اس اجتماع کے بابرکت ہونے اور اس پہلی کوشش کے ثمر آور ہونے کے لئے دعا کرتے ہوئے نوجوانانِ احمدیت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف احسن رنگ میں توجہ دلائی تھی۔ اس روح پرور پیغام کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔

پہلی تقریر مکرم منصور احمد صاحب ایم ایس سی قائد مجلس خدام الاحمدیہ بھاگلپور نے کی۔ آپ نے موجودہ زمانہ میں اسلام کی زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کی اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی تاریخی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے خدام کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

دوسری تقریر اس اجتماع کی مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ کی ہوئی۔ موصوف نے سورۃ النصر کی تلاوت کے بعد اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر روشنی ڈالتے ہوئے خدام کو غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں نمایاں کردار ادا کرتے رہنے اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توجہ دلائی۔

بعدہٗ سید عارف احمد نے نظم سنائی۔

تیسری تقریر "اطاعت والدین" کے عنوان پر مکرم سید آفتاب عالم صاحب نے کی۔ موصوف نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تشریح کرتے ہوئے والدین کی خدمت و اطاعت کے مضمون کو قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں واضح کیا۔

چوتھے نمبر پر "معیارِ زندگی اور خدام الاحمدیہ" کے عنوان پر مکرم ماسٹر محمد عثمان صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ ہمارا معیارِ زندگی تقویٰ ہونا چاہیئے اور اس کے لئے قرآن کریم پڑھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر خاکسار عبدالرشید ضیاء نے کی۔ خاکسار نے خدام الاحمدیہ کے عہد کے الفاظ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بشارت دی ہے کہ جماعتی زندگی کی اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے سو اس غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بخشے۔

آخر میں صدر جلسہ مکرم سید داؤد احمد صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا۔ آپ نے سب سے پہلے منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور پھر خدام کو نصائح کیں اور فرمایا کہ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہنے میں ہی ہر قسم کی ترقیات مضمر ہیں۔ علم کے میدان میں بھی ہمیں دوسری سب اقوام پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنی ہے اس کے لئے قرآن کریم با ترجمہ سیکھنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا بکثرت مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔

سب سے آخر میں خاکسار نے جملہ خدام، مکرم سید داؤد احمد صاحب اور دیگر منتظمین جلسہ کا شکریہ ادا کیا نیز اس موقعہ پر آئندہ سال کے اجتماع کا پروگرام بھی تجویز کیا گیا۔ اور اجتماعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ پہلا سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور آئندہ بھی مقبول خدمات کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین۔

پیغام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

میرے عزیز بھائیو! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ اور اجتماع کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور آپ کے لئے بہت بہت مبارک کرے۔ آمین۔

الحمد للہ! کہ آج مجلس خدام الاحمدیہ بہار کے اراکین نے کوشش کر کے اس مبارک جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور آپ کو تلقین کرتا ہوں کہ جس طرح آپ نے دینی، قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال اور عزت کو قربان کرنے کا عہد اللہ تعالیٰ سے باندھ رکھا ہے، اسے ایسے شاندار رنگ میں پورا کرنے کا عزم کریں کہ جہاں یہ آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ وہاں ہمارے آقا و مطاع سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی سربلندی کا موجب بنے۔ اور آپ کے جلیل القدر روحانی فرزند سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض پورے ہوں!

پس اے نوجوانانِ احمدیت! میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ دین کی وہ بے مثال توفیق عطا فرمائے جس کی جماعت آپ سے توقع رکھتی ہے۔ اور خدا کرے کہ آپ خلافتِ احمدیہ کے دامن سے وابستہ رہ کر برکاتِ خلافت سے مستفید ہوتے رہیں!

ربِ کریم آپ کو توفیق دے کہ آپ ان ذمہ داریوں کو اٹھانے کے متحمل ہوں جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے آپ پر عائد ہونے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے جان و مال میں برکت ڈالے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلاتا چلا جائے۔ آمین ثم آمین

خاکسار:
مرزا وسیم احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

اخبارِ قادیان

○ مورخہ ۱۶؍۶ کو محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد، مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر کے سلسلہ میں بذریعہ ہوائی جہاز سرینگر تشریف لے گئے ہیں۔ ✦ مورخہ یکم جولائی کو مکرم محمد یوسف خان صاحب فرید آف عراق اپنی بیٹی کے ہمراہ مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۸؍۷ کو واپس تشریف لے گئے۔ ✦ مورخہ ۱۳؍۶ کو مکرم ذکر اللہ حبیب صاحب اور مکرم محمد علی گیوا صاحب آف افریقہ زیارت مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۷؍۶ کو واپس تشریف لے گئے۔ ✦ مورخہ ۱۲؍۶ کو مدرسہ احمدیہ قادیان کے طلباء کے سالانہ امتحان کا نتیجہ نکلا۔ الحمد للہ نتیجہ تسلی بخش رہا۔ مورخہ ۱۵؍۶ سے مدرسہ احمدیہ میں دو ماہ کے لئے موسمی تعطیلات ہو گئیں اس لئے بیشتر طلباء اپنے اپنے وطن کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ ✦ گزشتہ دنوں پنجاب ایجوکیشن بورڈ کی طرف سے میٹرک کا اور پنجاب یونیورسٹی اور گورو نانک دیو یونیورسٹی کی طرف سے ہری یونیورسٹی۔ بی۔ اے پارٹ I، II اور III کے نتائج نکلے احمدی لڑکے اور لڑکیاں بھی ان امتحانات میں شریک ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کامیاب ہونیوالوں کو مبارک کرے آمین۔

✦ مکرم محمد سعید صاحب انور ہنوز امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی حالت قدرے بہتر ہے۔ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ دل کے عارضہ سے بیمار چلی آرہی ہیں مورخہ ۷؍۱۷ کو زیادہ تکلیف ہو گئی۔ فوری طبی امداد بہم پہنچائی گئی۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

مسیح علیہ السلام خدا نہیں انسان اور بنی اسرائیل کی طرف اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ ایک بزرگ رسول تھے!

مسیح علیہ السلام کے صلیب سے زندہ اُترنے اور لمبی عمر پانے کے متعلق اناجیل اربعہ کی گواہی

مسیح علیہ السلام کے لمبی عمر پانے اور طبعی وفات پر قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے استدلال

لندن کی کسرِ صلیب کانفرنس کے دوسرے روز پڑھے جانیوالے مدلّل ٹھوس اور پُر مغز مقالہ جات کا ملخص

" مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات " کے موضوع پر جماعت احمدیہ انگلستان کی بین الاقوامی کانفرنس کے دوسرے روز کی مختصر کارروائی جو مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے نے مرتب کی تھی، اخبار بدر کی گزشتہ اشاعت میں شائع کی جا چکی ہے۔ اس اجلاس میں ڈنمارک کے نومسلم احمدی فاضل جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب میڈسن۔ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن اور محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ٹھوس اور مدلّل مقالے پڑھے۔ قارئینِ بدر کے علمی استفادہ کی خاطر ذیل میں ان مقالہ جات کا ملخص جو اخبار الفضل کی مختلف اشاعتوں میں شائع ہوا ہے نقل کیا جا رہا ہے ——— (ایڈیٹر بدر)

(۱)

مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات
(از رُو سے قرآن کریم)

قرآن مجید کی تلاوت کے بعد ڈنمارک کے نومسلم احمدی فاضل مکرم جناب عبد السلام میڈسن نے اپنا مقالہ پیش کیا۔ انہوں نے کانفرنس کے اصل موضوع " مسیحؑ کی صلیبی سے نجات " پر قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی رُو سے روشنی ڈالی اور بہت ہی مدلّل انداز میں واضح فرمایا کہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ امر بالکل ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام نہ صرف صلیب سے زندہ اُترے تھے بلکہ طویل عمر بھی پائی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ خدا تعالیٰ نے انہیں صلیبی موت سے نجات بخشی اور پھر انہیں طویل عمر بھی عطا فرمائی اور پھر اپنا مشن پورا کرنے کے بعد انہوں نے طبعی موت سے وفات پائی۔

برادرم مکرم عبد السلام میڈسن کا اس کانفرنس میں مقالہ پڑھنا اور اس میں قرآن مجید اور احادیث نبویؐ کی رُو سے موضوع زیر بحث پر فاضلانہ انداز میں روشنی ڈالنا اپنی ذات میں ایک نشان کی حیثیت رکھتا تھا۔ وہ ایک عیسائی پادری کے بیٹے ہیں انہوں نے نہ صرف گہرے مطالعہ کے بعد اسلام قبول کیا بلکہ عربی زبان اور اسلامی علوم میں دسترس حاصل کی۔ ڈینش زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا جو بہت مقبول ہوا۔ علاوہ ازیں وہ اسلامی موضوعات پر متعدد کتابوں کے مصنف ہیں اور ڈنمارک میں اسلام کے آنریری مبلغ کی حیثیت سے گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ نے زیر بحث موضوع پر تین جہات سے روشنی ڈالی (اوّل) انسان کا فانی ہونا (دوم) تمام رسولوں اور نبیوں کا فانی ہونا اور ان سب کا وفات پانا۔ (سوم) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فانی ہونا اور وفات پانا۔

اس امر کے ثبوت میں کہ انسان فانی ہے اور جو بھی انسان اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے اس کے لئے مقدر ہے کہ وہ ایک مقررہ مدت کے بعد ضرور بالضرور وفات پائے اور اپنے خدا کے حضور حاضر ہو۔ آپ نے قرآن مجید کی حسب ذیل آیات پیش کیں :-

(۱) قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ (السجدہ : ۱۲)

ترجمہ :- تُو کہہ دے کہ وہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے ضرور تمہاری روح قبض کرے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(۲) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً ط وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ (الانبیاء : ۳۶)

ترجمہ :- ہر جان موت چکھنے والی ہے اور ہم تمہاری بُرے اور اچھے حالات سے آزمائش کریں گے اور آخر ہماری طرف ہی تم کو لوٹا کر لایا جائے گا۔

(۳) اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ (یٰسٓ آیات ۳۲، ۳۳)

ترجمہ :- کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی ہی بستیوں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں (اور یہ بھی کہ جن کو ہلاک کیا گیا تھا) وہ واپس نہیں لوٹتے۔ اور سب لوگ ضرور ہمارے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔

(۴) وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ (المومنون : ۱۰۱)

ترجمہ :- اور ان (وفات یافتہ لوگوں) کے پیچھے ایک پردہ ہے اس دن تک کہ وہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے (لیں، وہ دنیا کی طرف زندہ کر کے کبھی لوٹائے نہیں جائیں گے)

قرآن مجید کی رُو سے یہ ثابت کرنے کے بعد کہ ہر انسان فانی ہے اور مرنے کے بعد وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آ سکتا، آپ نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ انبیاء اور رسول بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ وہ سب انسان ہونے کی وجہ سے فانی ہی تھے چنانچہ ان میں سے ہر ایک نے وفات پائی اور کوئی ایک بھی مرنے کے بعد اس دنیا میں واپس نہیں لوٹا اور نہ لوٹ سکتا ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قرآن مجید کی درج ذیل آیات سے استدلال کیا:-

(۱) وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ (الانبیاء : ۹)

ترجمہ :- اور ہم نے ان (رسولوں) کو ایسا جسم نہیں دیا تھا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ سدا (زندہ) رہنے والے تھے۔

(۲) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران : ۱۴۵)

ترجمہ :- اور محمدؐ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی تمام رسول گزر چکے (یعنی وفات پا چکے) ہیں۔

قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں یہ ثابت کرنے کے بعد کہ انسان فانی ہے، جو بھی متنفس اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے وہ ضرور مرتا ہے اور پھر مرنے کے بعد کبھی دنیا میں واپس نہیں آتا حتیٰ کہ خدا تعالیٰ کے مبعوث کردہ رسولوں میں سے بھی کسی کو اس دنیا میں ہمیشہ کی جسمانی حیات نصیب نہیں ہوئی اور نہ کوئی نبی یا رسول وفات پانے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آیا۔ جناب عبد السلام صاحب میڈسن نے اپنے مقالہ کے تیسرے اور سب سے اہم حصہ میں قرآن مجید کی رُو سے اس امر کو وضاحت سے پیش کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے وفات پائی لیکن آپ کے دشمن آپ کو صلیب پر مارنے میں کامیاب نہ ہو سکے۔ آپ صلیب پر سے زندہ اُترے اور پھر طویل عمر پانے اور اپنا مشن پورا کرنے کے بعد طبعی موت سے فوت ہوئے۔ اور اب آپ اسی مادّی جسم کے ساتھ دنیا میں دوبارہ واپس نہیں آ سکتے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی عام قانون قدرت کے ماتحت طبعی وفات کے ثبوت میں آپ نے درج ذیل آیات پیش کیں :-

(۱) قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ط اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝

(مریم آیات ۳۱ تا ۳۴)

ترجمہ :- (ابن مریم نے) کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس نے مجھے کتاب بخشی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت وجود بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے اور

اس نے مجھے اپنی والدہ سے نیک سلوک کرنے والا بنایا ہے اور مجھے ظالم اور بد بخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اُس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کرکے اُٹھایا جاؤں گا (اُس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوگی۔

(۲) اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰۤی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ (آل عمران: ۵۶)

ترجمہ:۔ (اُس وقت کو یاد کرو) جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! میں تجھے (طبعی طور پر) وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور (میں) عزت بخشوں گا۔

آپ نے بتایا کہ مُتَوَفِّیْکَ کے دو معنے ہیں۔ ایک یہ کہ میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ میں تیرے عرصۂ حیات کو پورا کروں گا۔ اس میں یہ اشارہ مخفی تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے دشمن اُنہیں درمیان میں صلیب پر لٹکا کر مارنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ بلکہ آپ اپنے عرصۂ حیات کو پورا کرکے یعنی لمبی عمر پا کر طبعی طور پر وفات پائیں گے۔ آپ نے مزید بتایا کہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے یا قتل کئے جانے کی واضح الفاظ میں تردید فرمائی چنانچہ فرمایا،

(۳) وَقَوْلِھِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ۚ وَمَا قَتَلُوْہُ وَمَا صَلَبُوْہُ وَلٰکِنْ شُبِّہَ لَھُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْہِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْہُ ؕ مَا لَھُمْ بِہٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا ۙ بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا ۝

(النساء آیات ۱۵۸، ۱۵۹)

ترجمہ:۔ اور ان (یہودیوں) کے اس دعویٰ کی وجہ سے کہ ہم نے ہی بلاشبہ مسیح عیسیٰ بن مریم رسول خدا کو قتل کر ڈالا ہے۔ (وہ مردود ہو گئے ہیں (نعوذ باللہ) حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا اور نہ اسے صلیب پر مارا بلکہ وہ ان کے لئے (مصلوب کے) مشابہ بنا دیا گیا اور جنہوں نے اس (یعنی مسیح کے صلیب سے زندہ اتارے جانے کے بارہ میں اختلاف کیا ہے وہ یقیناً شک میں پڑے ہوئے ہیں انہیں اس کے متعلق کوئی بھی یقینی علم نہیں ہے۔ ہاں صرف ایک وہم کی پیروی کر رہے ہیں۔ اور (انہوں نے اس واقعہ کی اصلیت کو پوری طرح نہیں سمجھا) اور انہوں نے بلاشبہ اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف بلند مقام عطا کیا (یعنی اپنے حضور میں عزت اور رفعت بخشی) اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

آپ نے بتایا کہ ان آیات میں حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر فوت ہونے کی واضح الفاظ میں تردید کی گئی ہے۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ آپ مُتَوَفِّیْکَ کے مطابق صلیب سے زندہ اُترنے اور لمبی عمر پانے کے بعد طبعی طور پر وفات پائی۔

آپ نے اپنے مقالہ میں مسیح علیہ السلام کے لمبی عمر پانے اور طبعی طور پر وفات پانے کے متعلق متعدد احادیث سے بھی استدلال کیا اور اس ضمن میں کنز العمال جزو ۶ صہ ۱۲۰ کی یہ حدیث بھی پیش کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰ ابن مریم ۱۲۰ سال تک زندہ رہے اور میں ساٹھ کے سر پر چلا جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا اس حدیث سے بھی صاف عیاں ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے تھے۔ جبھی تو آپ اس دنیا میں لمبی عمر پاکر اور اپنا مشن پورا کرکے فوت ہوئے۔

یورپ کے ایک نومسلم احمدی فاضل کا یہ مدلل، ٹھوس، اور پرمغز مقالہ جو عربی اور اسلامی علوم میں ان کی غیر معمولی دسترس کا آئینہ دار تھا کانفرنس میں موجود مقامی انگریزوں اور دوسرے غیر مسلموں کے لئے حیرت و استعجاب کا اور احمدی مندوبین اور دیگر سامعین کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان کا موجب ثابت ہوا۔

صلیبی موت سے نجات کی اہم اور واضح نشانی

جناب عبد السلام صاحب میڈسن کے مقالہ کے بعد کانفرنس کے کنوینر امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے اپنا مقالہ پڑھا جس میں آپ نے اسی موضوع پر اناجیل اربعہ کی رُو سے (اس امر کے باوجود کہ ان میں بہت کچھ تحریف ہو چکی ہے اور یہ اصلی اناجیل نہیں ہیں) اس امر کا ثبوت دیا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ وہ صلیب پر سے زندہ اُترے، صحتیاب ہونے کے بعد انہوں نے بنی اسرائیل کے گمشدہ قبائل کی تلاش میں فلسطین سے ہجرت کی اور پھر اپنا مشن پورا کرنے اور طویل عمر پانے کے بعد طبعی طور پر وفات پائی۔

اس ضمن میں مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے از رُوئے انجیل پہلی اور بنیادی دلیل یہ پیش کی کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے نشان نمائی کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا:۔

"اس زمانہ کے بُرے اور زناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔" (متی باب ۱۲)

جناب بی۔ اے۔ رفیق صاحب نے کہا اب ظاہر ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ حالت میں گئے تھے، وہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے اور پھر زندہ حالت میں ہی باہر آئے۔ اس نشان کی رُو سے مسیح علیہ السلام نے بطور نشان یہ پیشگوئی فرمائی کہ وہ زندہ حالت میں قبر میں رکھے جائیں گے، تین دن رات قبر میں زندہ رہیں گے اور پھر اس کے بعد زندہ حالت میں ہی قبر سے باہر آئیں گے۔ اس میں دراصل یہ اشارہ تھا کہ یہود آپ کو صلیب پر مارنے میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ اور آپ صلیب سے زندہ اُتریں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اب اگر مروجہ عیسائیت کی رُو سے یہ مانا جائے کہ نعوذ باللہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہو گئے تھے تو یہ ماننا پڑے گا کہ مسیح علیہ السلام کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ حالانکہ پیشگوئی کا حرف بحرف پورا ہونا ضروری تھا۔ سو وہ پوری ہوئی اور حرف بحرف پوری ہوئی۔ یہ اسی امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر سے زندہ اُترے تھے۔ یہود انہیں صلیب پر مارنے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے

دوسری بنیادی دلیل آپ نے یہ دی کہ خدا تعالیٰ نے رومی حاکم پیلاطوس کی بیوی پر ایک خواب کے ذریعہ مسیح علیہ السلام کی صداقت کو آشکار کر دیا تھا اسی لئے اُس نے پیلاطوس کو مسیح کے خلاف فیصلہ دینے سے باز رہنے پر اصرار کیا تھا۔ (متی باب ۲۷ آیت ۱۹) یہ اس امر کا بیّن ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو صلیبی موت سے نجات دینے کا فیصلہ کر رکھا تھا۔

فاضل مقالہ نگار نے ان دو بنیادی دلیلوں کے علاوہ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اترنے کے تعلق میں واقعہ صلیب کے انجیلی بیان کے درج ذیل پہلوؤں کو خاص طور پر قابل لحاظ قرار دیا:۔

اوّل یہ کہ مسیح علیہ السلام کے مقدمہ کی سماعت کے لئے جو دن مقرر ہوا وہ فسح کی تیاری کا دن تھا۔ یوحنا باب ۱۹ آیات ۱۴، ۱۴) اور سب کارروائی کو بعجلت انجام دینا ضروری تھا۔

دوم:۔ یہ کہ مسیح علیہ السلام کو جس روز صلیب پر لٹکایا گیا وہ جمعہ کا دن تھا اُس روز غروبِ آفتاب کے معاً بعد سبت کا دن شروع ہوتا تھا اس لئے یہ ممکن ہی نہ تھا کہ مسیح علیہ السلام چند گھنٹوں سے زیادہ صلیب پر لٹکے رہ سکتے کیونکہ سبت کا دن شروع ہونے سے پہلے ان کو صلیب پر سے اُتارنا ضروری تھا۔

سوم:۔ یہ کہ رومی صوبیدار جو صلیب دینے کے وقت موجود تھا وہ مسیح کی صداقت کا قائل تھا جبھی تو اُس نے گواہی دی کہ یہ شخص خدا کا بیٹا تھا۔ (مرقس باب ۱۵۔ آیت ۳۹)

چہارم:۔ یہ کہ اگرچہ رومی حاکم پیلاطوس کو یہ یقین نہیں تھا کہ مسیح اس قدر مختصر عرصہ میں فوت ہو گیا ہوگا اس کے باوجود اُس نے غالباً اپنی بیوی کے خواب کی بنا پر فوری طور پر مسیح کو صلیب پر سے اُتار کر یوسف آف آرمتیاہ کے حوالے کرنے کا حکم دیا۔ (متی باب ۲۷ آیات ۵۸، ۵۹)

آپ نے بتایا ان چاروں امور سے یہ بات واضح ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر زیادہ عرصہ نہیں لٹکے رہے بلکہ وجوہ انہیں چند گھنٹے بعد ہی اُتار لیا گیا۔ اس مختصر وقت میں وہ صلیب پر فوت نہیں ہو سکتے تھے۔

واقعہ صلیب کے ان قابل غور پہلوؤں کے علاوہ فاضل مقالہ نگار نے مسیح کی صلیبی موت سے نجات کے از رُوئے اناجیل بعض اور مستحکم دلائل بھی دیئے ان میں سے ایک مستحکم دلیل یہ بیان فرمائی کہ خدا تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کو بطور خاص قبولیت دعا کا نشان عطا کیا تھا چنانچہ آپ نے اس نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔"

(یوحنا باب ۱۱ آیات ۴۱، ۴۲)

انجیل میں مذکور ہے کہ مسیح علیہ السلام نے صلیبی موت سے نجات کے لئے آہ و زاری سے خدا تعالیٰ کے حضور دُعا مانگی تھی اور عرض کیا کہ:۔

"اے باپ! تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اس پیالہ کو مجھ سے ہٹا لے۔"

(مرقس باب ۱۴ آیت ۳۶)

وہ خدا جس نے مسیح علیہ السلام کو قبولیت دعا کا نشان عطا کیا تھا اور ہمیشہ آپ کی دعاؤں کو قبولیت کے شرف سے نوازتا چلا آرہا تھا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ آپ کی اس متضرعانہ دعا کو قبول نہ فرماتا یقیناً اس نے آپ کی یہ دعا بھی قبول فرمائی اور جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے آپ کو صلیبی موت سے نجات بخشی۔

ان واقعات میں سے جن سے مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کی واضح نشاندہی ہوتی ہے آپ نے انجیل یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۴ کے حوالے سے اس واقعہ کا بطور خاص ذکر کیا کہ ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ آپ نے کہا کہ فی الفور خون اور پانی کا بہہ نکلنا اس امر کا ایک واضح ثبوت ہے کہ اس وقت مسیح علیہ السلام زندہ تھے اسی لئے مشہور مصنف مسٹر بی۔ الف۔ سٹراس نے اپنی کتاب "اے نیو لائف آف جیزس" جلد اول کے ص ۴۶ پر لکھا ہے:

"صلیب پر اعضاء میں کھچاؤ کے باعث جسم میں تشنجی کیفیت پیدا ہونے یا بعض صورتوں میں بھوک کی شدت کے باعث موت بہت آہستہ آہستہ واقع ہوتی ہے۔ پس یہ عین ممکن ہے کہ مسیح کی مفروضہ وفات، موت سے مشابہ غشی سے زیادہ اور کچھ نہ ہو۔"

واقعاتی دلائل میں سے ایک اور دلیل آپ نے یہ بیان کی کہ جب مسیح علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا گیا تو اس وقت آپ ۳۳ سال کے نوجوان تھے اور صحت بھی بہت اچھی تھی۔ صلیب پر چند گھنٹے لٹکنے کی اذیت کو آپ کا جسم بآسانی برداشت کر سکتا تھا۔ پھر ہوا یہ کہ فسح کی تیاری کے سبب سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے مجرموں کی جنہیں مسیح علیہ السلام کے ساتھ ہی صلیب دی گئی تھی ہڈیاں توڑی گئیں۔ تاکہ ان کی موت واقع ہونے میں کوئی شک باقی نہ رہے برخلاف اس کے مسیح علیہ السلام کی ہڈیاں سرے سے توڑی ہی نہیں گئیں۔

(یوحنا باب ۱۹ آیت ۳۱، ۳۲) یہ بھی اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے تھے اور صلیب سے اُتارے جانے کے وقت آپ زندہ تھے۔

ایک اور دلیل امام رفیق صاحب نے یہ بیان کی کہ بظاہر فوت ہونے کے بعد مسیح علیہ السلام صرف اپنے شاگردوں سے ہی ملے۔ اور ملے بھی چھپ چھپ کر اور انہیں یقین دلایا کہ وہ اسی گوشت پوست کے ساتھ ان کے سامنے موجود ہیں۔ مزید برآں انہیں وہی بشری ضروریات لاحق تھیں جو ایک زندہ جسم کو لاحق ہوتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بھوک لگنے پر بھنی ہوئی مچھلی کا ایک قتلہ کھایا۔

(لوقا باب ۲۴۔ آیات ۳۶ تا ۴۳)۔

آپ نے کہا اس سے صاف عیاں ہے کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے۔ وہی جسم تھا ان کا جو پہلے تھا اور وہی جسمانی ضروریات ان کو لاحق تھیں جنہیں وہ پہلے محسوس کرتے تھے۔ کسی قسم کا کوئی فرق بھی تو واقع نہیں ہوا تھا بناء بریں یہ کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ وہ صلیب پر فوت ہو گئے تھے۔ یہ سب قرینے تو اس بات کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہے ہیں کہ وہ صلیب سے زندہ اُترے تھے۔

فاضل مقالہ نگار نے آخر میں اناجیل اربعہ کے متعدد حوالوں سے ثابت کیا کہ مسیح علیہ السلام کا مشن صرف فلسطین میں آباد یہودی قبائل تک خدا کا پیغام پہنچانے تک محدود نہیں تھا بلکہ ان کے سپرد یہ مشن کیا گیا تھا کہ وہ یہود کے گمشدہ قبائل کو تلاش کر کے انہیں بھی راہِ راست پر لائیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا تھا:—

"میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے ان کو بھی لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔"

(یوحنا باب ۱۰ آیت ۱۶)

یہود کے وہ قبائل جو فلسطین سے ہجرت کر کے دوسرے علاقوں میں جا آباد ہوئے تھے اور فلسطین سے ہندوستان تک کے درمیانی علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے وہ مسیح علیہ السلام کی آواز نہیں سن سکتے تھے جب تک کہ مسیح علیہ السلام خود ان کے پاس جا کر ان تک خدا کا پیغام نہ پہنچاتے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ مسیح علیہ السلام نعوذ باللہ صلیب پر فوت ہو گئے تھے اور پھر دوبارہ زندہ ہونے کے بعد آسمان پر اٹھا لئے گئے تو اس کا مطلب تو یہ ہو گا کہ مسیح علیہ السلام نعوذ باللہ اپنے مشن میں ناکام رہے۔

ان کے مشن کی تکمیل تو اس امر کی متقاضی تھی کہ مسیح علیہ السلام طویل عرصہ تک زندہ رہیں تا یہود کے گمشدہ قبائل تک پہنچ کر انہیں راہِ راست پر لائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے انہیں صلیبی موت سے نجات دے کر طویل عرصہ تک زندہ رکھا۔ آپ ایران، افغانستان اور کشمیر میں ان قبائل تک پہنچے، ان تک خدا کا پیغام پہنچایا اور انہیں راہِ راست پر گامزن کیا۔ اس طرح آپ اپنے آسمانی مشن کو بہ تمام و کمال پورا کر کے اور طبعی طور پر وفات پا کر کامیاب و کامران اپنے خدا کے حضور حاضر ہوئے۔ الغرض خود اناجیل اربعہ تمام تر تحریف و تبدل کے باوجود آج بھی یہ گواہی دے رہی ہیں کہ مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے یقینی طور پر بچائے گئے تھے۔ یہودیوں نے ہرگز انہیں صلیب پر نہیں مارا اور نہ وہ انہیں مار سکنے پر قادر ہو سکتے تھے۔

مسیح ناصری علیہ السلام کے اصل مقام کی وضاحت (۳)

امام مسجد لندن مکرم بی۔ اے۔ رفیق صاحب کے مقالہ کے بعد محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ آپ کے لیکچر کا موضوع تھا "مسیح — رسول یا خدا؟" آپ نے اپنے خطاب کا آغاز ایک مشہور و معروف اینگلیکن سکالر کے ایک اعتراف سے کیا جس نے ایک ٹیلیویژن انٹرویو میں بہت پرزور انداز میں اس امر کا اعتراف کیا تھا کہ مسیح ہر لحاظ سے ایک انسان تھا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا مبعوث کردہ ایک رسول ضرور تھا لیکن وہ خدا ہرگز نہیں تھا۔

ایک اینگلیکن سکالر کے اس واضح اور کھلے اعتراف کا ذکر کرنے کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے ٹورن میں محفوظ کفن کے بارہ میں جدید سائنسی تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مسیح علیہ السلام کے بکلی انسان ہونے کی ایک اور شہادت خود اسی کفن نے مہیا کی ہے۔ چنانچہ "Testimony of the shroud" (کفن مسیح کی شہادت) کے مصنف نے اس کے صفحات ۸۹ اور ۹۵ پر لکھا ہے کہ ٹورن میں محفوظ کفن کی گواہی یہی ہے کہ اس کفن میں جس کو لپیٹا گیا تھا وہ ایک انسان کا ہی جسم تھا اور وہ انسان پہلی صدی عیسوی کا ایک یہودی تھا۔ مصنف مذکور نے مزید لکھا ہے کہ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح (علیہ السلام) خدا تعالیٰ کے ایک بزرگ نبی تھے۔ ٹورن میں محفوظ کفن کی تائیدی گواہی کے بعد مسیحیوں کا (دیباچہ) الوہیت مسیح کے عقیدہ پر اصرار ان کے لئے کسی دل آزاری کا موجب نہیں ہونا چاہئے۔

(صفحہ ۱۱۵)

بیرونی ذرائع سے حاصل ہونے والی ان دو وضاحتوں کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا سچی بات یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام صرف ایک نبی تھے اور بنی اسرائیل میں ظاہر ہونیوالے انبیاء میں سے آخری تھے۔ انجیل کی رو سے انہیں خدا کا بیٹا ضرور کہا جاتا تھا لیکن یہ ایک ایسی اصطلاح ہے جو مسیح علیہ السلام کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ اسرائیلی صحائف میں یہ اصطلاح پہلے ہی سے تشبیہ اور استعارہ کے رنگ میں بکثرت استعمال ہوتی چلی آرہی تھی۔ ان صحائف میں کسی ایک جگہ بھی اس اصطلاح کو خدا کے معنوں میں استعمال نہیں کیا گیا۔ اسی طرح اناجیل اور حواریوں وغیرہ کے خطوط میں مسیح علیہ السلام نے خود کہیں بھی اپنے بارہ میں اس طرف اشارہ نہیں کیا کہ وہ خدا ہیں۔ مسیح علیہ السلام کے بھی زمانہ دراز کے بعد "ابن اللہ" کی اصطلاح کو "ابن اللہ یعنی خدا" میں تبدیلی کر کے اسے تثلیث کے دوسرے اقنوم کا درجہ دیا گیا۔ تثلیث کا تانا بانا مسیح علیہ السلام کے اندازِ فکر سے قطعاً کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جہاں کہیں اپنا ذکر کرتے ہیں، اس حیثیت سے ہی کرتے ہیں کہ خدا نے انہیں بھیجا ہے یعنی یہ کہ وہ خدا کے رسول یا پیغمبر ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:—

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔" (یوحنا باب ۱۷ آیت ۳)

یہ وہ حقیقت ہے جس کا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بار بار ذکر کیا ہے چنانچہ انجیل یوحنا باب ۵ کی آیت ۳۰ نیز آیات ۳۶ تا ۳۹، باب ۶ کی آیات ۳۵ تا ۴۰، باب ۸ کی آیات ۳ و ۱۸ میں آپ نے مختلف پیرایہ میں اسی حقیقت کو دہرایا ہے اور بار بار یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ خدا نے انہیں بھیجا ہے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے "ابن اللہ" اور "عیال اللہ" کی اصطلاحوں کے اصل معنی واضح کرنے کے لئے بھی انجیل کی متعدد آیات پڑھیں اور بتایا کہ یہ اصطلاحیں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ انسانوں کے لئے بطور استعارہ استعمال کی گئی ہیں۔ اور بتانا یہ مقصود ہے کہ وہ سب خدا تعالیٰ کے ایسے بندے تھے جن سے وہ پیار کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا اسی استعارہ کی اصل

حقیقت پر سے مسیح علیہ السلام نے یوحنا باب ۱۰ کی آیات ۳۴ تا ۳۶ میں خود پردہ اٹھایا ہے کیونکہ جب یہودیوں نے ان پر خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کی حیثیت میں کفر کا الزام عائد کیا تو انہوں نے اس کے جواب میں یہی فرمایا کہ یہ اصطلاح تو بائبل میں بہت سے برگزیدہ انسانوں کے لئے استعمال ہوئی ہے اس لئے اُن پر کفر کا الزام کیسے عائد ہو سکتا ہے۔ اس سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ یہ اصطلاحیں استعارۃً ہیں انہیں حقیقت پر محمول کرنا کسی طور بھی درست نہیں ہے پس مسیح علیہ السلام بھی استعارہ کے طور پر خدا کے بیٹے تھے اور ہرگز بھی "ابن اللہ یعنی خدا" نہیں تھے جیسا کہ آجکل کے مسیحی انہیں خدا کا درجہ دیتے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے اس امر کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے نہ اپنے آپ کو خدا قرار دیا اور نہ اس کی الوہیت میں شریک ہونے کا کوئی دعویٰ کیا اس بات پر خاص زور دیا کہ وہ تو بار بار خدا تعالےٰ کی توحید یعنی اس کے احد ہونے کا اعلان فرماتے رہے۔ مثال کے طور پر جب فقیہوں میں سے ایک فقیہہ نے آپ سے پوچھا کہ سب حکموں میں سے اوّل حکم کونسا ہے تو آپ نے فرمایا:-

"اے اسرائیل سُن! اوّل یہ ہے کہ ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔"

(مرقس باب ۱۲ آیات ۲۹، ۳۰)

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ فنا سے مبرا صرف خدا کی ذات ہے اسی کی ذات ہے جو حی و قیوم ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ (حوالہ کیلئے دیکھیں تیمتھیس باب ۱ آیت ۶)

خود اناجیل کی رُو سے عقیدۂ تثلیث کی تردید کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا تثلیث کے عقیدہ کی بنیاد اس امر پر ہے کہ اس کے تینوں اقنوم یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس میں مکمّل مساوات پائی جاتی ہے۔ اگر ایک کو دوسرے سے بڑا یا بزرگ تر مان لیا جائے تو جو کمتر ہوگا وہ نقص کی وجہ سے خدا نہیں ہو سکتا۔ لیکن انجیل کے سرسری مطالعہ سے بھی یہ بات عیاں ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ باپ دوسرے دو اقانیم سے برتر اور اعلےٰ ہے۔ (یوحنا باب ۵ آیت ۴۳) اسی طرح مرقس کی انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح علیم و خبیر نہیں تھے۔ اسی طرح متی کی انجیل کی رُو سے مسیح کو تو روح القدس کے ساتھ بھی برابری اور مساوات حاصل نہ تھی۔ خود اناجیل اربعہ کی رُو سے اقانیم ثلاثہ میں عدم مساوات کا ہونا اس امر پر دال ہے کہ تینوں بیک خدا نہیں ہو سکتے لہٰذا تثلیث کی بنیاد ہی کالعدم ہو کر رہ جاتی ہے۔

عقیدۂ تثلیث کی تردید میں ایک اور بہت محکم دلیل دیتے ہوئے آپ نے فرمایا اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حضور بہت دُعائیں کیا کرتے تھے چنانچہ لوقا باب ۱۵ آیت ۱۶، باب ۹ آیت ۲۸، اور اسی طرح متی باب ۲۱ آیت ۲۲ میں ان کی اور ان کے حواریوں کی متعدد دعاؤں کا ذکر آتا ہے۔ مسیح علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرتے ہوئے متضرعانہ دُعائیں مانگنا اس امر کو مستلزم ہے کہ ان دونوں میں مساوات نہیں تھی اور جب وہ بالکل ایک جیسے نہیں تھے تو دونوں بیک وقت خدا نہیں ہو سکتے۔ دُعا کرنے والا جس سے وہ دُعا مانگتا ہے یقیناً کمتر اور فروتر ہوتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہے کہ مسیح علیہ السلام کا خدا سے تعلق وہی تھا جیسا کہ ایک نیک اور اطاعت گزار بندے کا اپنے قادر مطلق اور رحمٰن و رحیم خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور یہ کہ مسیح علیہ السلام کی مرضی خدا تعالےٰ کی رضا اور ارادہ کے تابع تھی۔ پھر یہ امر بھی قابلِ لحاظ ہے کہ اناجیل میں مسیح علیہ السلام کی دُعاؤں کا تو ذکر آتا ہے لیکن اس امر کا قطعاً کوئی ذکر نہیں آتا کہ خداوند باپ نے خداوند بیٹے سے دُعا مانگی ہو۔ یہ بھی اس امر کی دلیل ہے کہ مسیح علیہ السلام خدا نہیں ایک انسان تھے۔ انہیں اپنے زمانہ کے دوسرے انسانوں پر جو فوقیت اور بزرگی حاصل تھی وہ یہ تھی کہ وہ بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے ان کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے عقیدۂ تثلیث کو سراسر خلاف عقل قرار دیتے ہوئے فرمایا تثلیث کا نظریہ مذہب کو چیستان بنا کر رکھ دیتا ہے۔ انسانی ضمیر کو اس سے دھکا لگتا ہے اور خدا تعالےٰ کی صفت رحم کی ہتک لازم آتی ہے۔ یہ قادر مطلق اور مالک کُل خدا کے تصوّر سے بالکل متضاد واقع ہوا ہے۔ اسی لئے اینگلیکن چرچ کے معروف علماءِ دینیات کی ایک جماعت نے اسے دیوی دیوتاؤں کی ایک بے اصل داستان قرار دیا ہے۔ انہوں نے اسے ایک ایسی کہانی بتایا ہے جو بیان تو بہت کی جاتی ہے لیکن حقیقت سے اس کا دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا یا پھر انہوں نے اسے ایک ایسے لفظی سراپا یا مجسّمہ سے تشبیہ دی ہے جیسے کسی شخص یا چیز کے ہو بہو مشابہ قرار تو دیا جاتا ہے لیکن فی الحقیقت دونوں میں کوئی مشابہت پائی نہیں جاتی۔ اس عقیدہ کی رُو سے مسیحیوں سے کہا جاتا ہے کہ مسیح خدا تھا جس نے بیٹے کی شکل میں تجسّم اختیار کیا لیکن اس میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کیونکہ لفظی اعتبار سے یہ بات ہی بے معنی ہے۔ اس کی حیثیت دیومالائی تصوّر کو مسیح پر چسپاں کرنے سے زیادہ نہیں ہے۔ (حوالہ کے لئے دیکھیں کتاب "The Myth of God Incarnate")۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے تثلیث کی اصل حیثیت آشکار کرنے کے لئے اینگلیکن چرچ کے ماہرین دینیات کی مذکورہ کتاب کا درج ذیل اقتباس بھی پڑھ کر سنایا:-

"مسیحی ماخذوں کے متعلق معلومات میں جوں جوں اضافہ ہو رہا ہے مسیحیت کی ابتداء سے متعلق اصل حقائق معلوم کرنے کی ضرورت بڑھتی جا رہی ہے۔ اس میں اس امر کو تسلیم کرنا بھی شامل ہے کہ مسیح اپنے مقام کے لحاظ سے وہی کچھ تھا جس کا ذکر "رسولوں کے اعمال" باب ۱۰ آیت ۳۸ میں کیا گیا ہے (اور وہ یہ ہے کہ) "یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر اُن معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اس کی معرفت تم میں دکھائے" (ناقل) وہ ایک انسان تھا جسے خدا نے اپنے آسمانی مقصد کے دائرے میں ایک خاص کردار ادا کرنے کے لئے مقرر کیا۔ بعد کے زمانہ کا یہ تصوّر کہ مسیح نے تثلیث مقدس کے ایک اقنوم کے طور پر خدا کے مجسّم اختیار کرنے کی رُو سے دنیا میں انسانی زندگی گزاری، مسیح کی اہمیت کو واضح کرنے کا ایک دیومالائی افسانوی یا مبالغہ کا آئینہ دار شاعرانہ اسلوب اظہار ہے۔ اصل حقیقت کو پانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی افسانوی اور شاعرانہ حیثیت کو تسلیم کر لیا جائے۔" (ص ۱۷۸)

خود اناجیل اربعہ اور معروف مسیحی علماءِ دینیات کے صاف اور واضح حوالوں کی روشنی میں عقیدۂ تثلیث کی تردید کرنے اور مسیح علیہ السلام کا انسان ہونا ثابت کرنے کے بعد محترم چوہدری صاحب موصوف نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ قرآن کریم تثلیث کے تصوّر اور اسی طرح خدا کے بیٹا جننے کے تصوّر کو کلّی طور پر مسترد کرتا ہے۔ آپ نے اپنا فاضلانہ لیکچر ختم کرنے سے پہلے اس سلسلہ میں قرآن مجید کی متعدد آیات پیش کر کے توحید باری تعالیٰ کے اسلامی عقیدہ کو بہت دلنشین انداز میں واضح فرمایا۔

بعد میں ایک مقرر نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ محترم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اپنے دلائل کو جس متوازن اور مؤثر انداز میں پیش کیا ہے اس سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اگر اس موضوع پر محترم چوہدری صاحب اور ایک عیسائی پادری کے درمیان بحث ہو تو پادری صاحب کو لاجواب ہونا پڑے گا۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کے اس فاضلانہ لیکچر کے بعد کانفرنس کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) احباب کرام مہربانی کر کے خاکسار کی اپنی اور میرے بچوں کی صحت و سلامتی کے لئے اور دو نواسیوں اور دو پوتوں کی امتحان میں کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

خاکسار: عبدالحفیظ خان دیرہ والی۔ نزیل قادیان

(۲) مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سونگھڑہ بذریعہ چٹھی اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی سید عبدالسلام صاحب آف بھوبنیشور شدید بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے احباب کرام انکی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ولادت اور درخواست دُعا:- مورخہ ۱۶/۷/۷۸ کو مکرم بدرالدین صاحب مہتاب کارکن دفتر اخبار بدر کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ نومولودہ کو پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بٹالہ سول ہسپتال داخل کرایا گیا ہے احباب زچہ اور بچی کی کامل صحت کیلئے دُعا فرمائیں۔ نومولودہ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل ارسن مدرسہ احمدیہ کی پوتی ہے۔

قادیان میں ہفتۂ قرآن مجید کا انعقاد ۔ بقیہ رپورٹ صفحہ (۲)

اِس کے بعد صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے

صدارتی خطاب

میں قرآن کریم کی عظمت ، اس کا اہتمام بالشان مقام ، قرآن مجید کا اعجاز ، اس کی رُوحانی تاثیرات اور دیگر فضائل کے متعلق بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ولولہ انگیز رُوحانی تحریرات میں سے بعض چیدہ چیدہ نکر انگیز اقتباسات سُنائے جن کے لفظ لفظ سے قرآن مجید کی عظمت و شان ظاہر ہوتی تھی ۔ آخر میں آں محترم نے لوکل انتظام کے تحت احسن رنگ میں ہفتۂ قرآن مجید منانے اور علماء سلسلہ کی تقاریر اور احباب و مستورات کی اس پروگرام میں دلچسپی پر خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ ہمارا ہر قول و فعل اور ہر حرکت و سکون قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیئے ۔ نیز سیدنا حضرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک تعلیم القرآن پر آپ نے احباب جماعت کو خاص طور پر توجہ دلائی ۔

آخر میں اجتماعی دُعا کے ساتھ یہ بابرکت پروگرام اختتام پذیر ہُوا ۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے سینوں کو قرآن کریم کے انوار سے منور فرمائے اور اِسی طرح ساری دُنیا قرآن کریم کی عظمت و صداقت کی قائل ہو کر اپنے لئے برکتوں اور رحمتوں کے سامان مہیا کر لے ۔

اَللّٰھُمَّ اٰمین

ایک علمی تحقیق کے بارہ میں غور و فکر کی دعوت ۔ بقیہ صفحہ اوّل

مجھے مندرجہ ذیل امور کے بارے میں مزید رہنمائی کا شرف عطا کیا جاوے :-

(۱) کیا یسوع چھ بجے شام صلیب پر لٹکائے گئے ؟

(۲) کیا Psalms (سام) کی آیتیں ۲۲ : ۱ سے ۲۲ تک یسوع کی تو نہیں ؟

(۳) یسوع نے کیوں اپنے پیر اور ہاتھ کے چھیدنے کا ذکر کیا ہے ؟ اور یہ آیتیں پُرانے عہدنامے میں ہیں اور نئے عہد نامے میں نہیں ۔ کیا یہ آیتیں نئے عہدنامے کا حصّہ ہیں ؟

(۴) کیا E-LO-I کا ترجمہ E-LA-UIA ہے !

(۵) کیا ELOI کا ترجمہ ELA-UIA ہے ؟

(۶) کیا ELA کا ترجمہ LH ہے جو سمیری زبان میں قسم کھانے کو کہتے ہیں ۔

(۷) کیا A-BULUG کا ترجمہ محمُودٌ ہے ؟

(۸) کیا لائقِ تعریف کا ترجمہ محمُودٌ ہے ؟

(۹) کیا MAS-BA-LAG کا ترجمہ محمّدٌ ہے ؟ یعنی لائقِ تعریف ۔

اِمتحان دینی نصاب برائے جماعتہائے احمدیہ بھارت بابت سال ۱۹۷۸ء

جیسا کہ قبل ازیں اخبار بدر میں اعلان کیا جا چکا ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے دینی نصاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو لطیف تصنیفات (۱) ضرورت الامام (۲) دو اہم تقریریں سنہ ۱۹۰۸ء رکھی گئی ہیں ۔ اب ان کتب کا امتحان مورخہ ۱۰ر ستمبر بروز اتوار ہوگا ۔ مبلغین کرام اور عہدیداران جماعت اِس امتحان میں شامل ہونے والوں کے اسماء مع ولدیت اور پورے ایڈریس کے ساتھ نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ امیدواران کی تعداد کے مطابق سوالنامے تیار کئے جا سکیں ۔

کتابیں نظارت ہذا سے پچاس پیسے فی نسخہ کے حساب سے حاصل کی جا سکتی ہیں ۔ ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا ۔ امیدوارانِ امتحان کے لئے یہ رعایتی قیمت رکھی گئی ہے ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریبِ شادی

مورخہ ۲۳ر۵ر۷۸ کو مکرم محمد شریف عالم صاحب ڈپٹی کلکٹر بھاگلپور کی تقریب شادی عمل میں آئی ۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرمہ "صوفیہ سلطانہ" صاحبہ بنت مکرم ایم صبغت اللہ صاحب آف بنگلور (میسور) کے ساتھ ہو چکا تھا ۔ چنانچہ مورخہ ۲۳ر مئی کو بھاگلپور سے بیس افراد پر مشتمل برات بنگلور کے لئے روانہ ہوئی ۔ اس موقعہ پر مکرم الحاج بی ۔ ایم عبدالرحیم صاحب نے اپنے مکان پر دُعائیہ تقریب کا انتظام کیا تھا ۔ پروگرام کے مطابق برات مکرم خورشید عالم صاحب کی قیام گاہ پر موقوف کی ہاں گئی ۔ دُعائیہ تقریب سے پہلے خاکسار نے مختصر رنگ میں نکاح اور اس کے اغراض و مقاصد پر تقریر کی ۔ اس موقعہ پر غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے ۔ برات کی بھاگلپور میں واپسی پر مکرم سید محمد عاشق حسین صاحب نے اپنے بیٹے مکرم محمد شریف عالم صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا ۔ چونکہ کانفرنس بھی اسی دن شروع ہوئی اس لئے جتنے بھی افرادِ جماعت کانفرنس میں شمولیت کیلئے آئے تھے وہ سب اس میں شامل ہوئے ۔ اس کے علاوہ اعلیٰ سرکاری افسران بھی اِس تقریب میں شامل ہوئے ۔ احباب جماعت دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو فریقین کے لئے بالخصوص اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اسے مثمر بہ ثمراتِ حسنہ کرے ۔ آمین ۔

مکرم محمد شریف عالم صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پندرہ روپے مندرجہ ذیل مدات میں ادا فرمائے ہیں ۔ اعانتِ بدر ۵/- نشر و اشاعت ۵/- شادی فنڈ ۵/-

خاکسار :- عبدالرشید ضیاء
مبلغ سلسلہ احمدیہ ۔ بھاگلپور

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲ر۶ر۷۸ کو خاکسار نے حسینی علم حیدرآباد میں مکرمہ نعیم سلطانہ صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم محمد نذیر احمد صاحب کے ہمراہ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر کے عوض کیا ۔ خطبۂ نکاح کے موقعہ پر غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے ۔ مکرم عبدالستار صاحب نلاپوری نے مبلغ دس روپیہ اعانت بدر میں ، دس روپیہ شادی فنڈ میں اور پانچ روپیہ درویش فنڈ میں نیز مکرم بشارت احمد صاحب مبلغ دس روپیہ اعانت بدر میں دس روپیہ شادی فنڈ اور پانچ روپیہ درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

خاکسار : حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس
۲/۲۹ مکھنیا بازار ۔ کانپور

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹوونگس کی خدمات حاصل فرمائیے !
AUTOWINGS,
آٹوونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004,
PHONE NO. 76360.

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

تاریخی دینی ادارہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نو کے لئے مخلصانہ وعدے

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ اُس نے احبابِ جماعت کے دِلوں میں قربانی کا نہایت قابلِ قدر جذبہ پیدا فرمایا ہے۔ چنانچہ مدرسہ احمدیہ کی تعمیرِ نو کے لئے نظارت ہٰذا کی طرف سے جو تحریک کی گئی تھی، اُس کے جواب میں بلا تاخیر بعض مخلصین کی طرف سے وعدے اور رقوم آنا شروع ہو گئی ہیں۔ بعض مخلصین نے ایک ایک کمرہ کے مکمل اخراجات کے وعدے ارسال فرمائے ہیں۔ اور بعض نے اپنی استطاعت کے مطابق ایک سو، دوسو یا ہزار روپیہ کی رقوم ارسال فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانی کو قبول فرمائے اور جزائے خیر بخشے۔

جماعت کے جو دوست استطاعت رکھتے ہوں، اُن کے لئے اِس صدقۂ جاریہ کے لئے مالی قربانی کا بہت عُمدہ موقع ہے۔ اور نظارت ہٰذا اُن کے مخلصانہ وعدوں کی مُنتظر ہے ؎

ناظر بیت المال آمد - قادیان

"الحمدللہ — اللہ تعالیٰ احسن جزا دے۔"

۷۸–۱۹۷۷ء میں صد فیصد ادائیگی کرنے والی جماعتوں کیلئے سیدنا حضور انور کی دُعا

نظارت ہٰذا کی طرف سے بدر مورخہ ۲۲؍۶ میں اُن جماعتوں کی فہرست شائع کی گئی تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے ۷۸–۱۹۷۷ء کے مالی سال میں سو فیصد چندے ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

یہ فہرست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی دُعا کی غرض سے بھجوا دی گئی تھی۔ چنانچہ یہ فہرست ربوہ سے ہو کر حضور کی خدمت میں لنڈن میں پیش ہوئی۔ جہاں حضور انور تاریخی احمدیہ کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ فہرست ملاحظہ فرما کر حضور نے دُعا فرمائی کہ:

"الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ احسن جزا دے"

نظارت ہٰذا ان تمام جماعتوں کے جملہ افراد کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتی ہے ؎

ناظر بیت المال آمد - قادیان

فہرست نمبر ۲۵

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ کے عہدیداران کے انتخاب کی آئندہ تین سال کے لئے یعنی یکم اپریل ۱۹۸۰ء تک نظارت ہٰذا کی طرف سے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو اپنے فضل وکرم سے بہتر رنگ میں خدمت کی توفیق بخشے اور اپنے فضلوں و رحمتوں سے نوازے آمین ؎

(ناظر اعلیٰ قادیان)

(۱) جماعت احمدیہ حیدرآباد (آندھرا)

سیکرٹری تبلیغ : مکرم شکیل احمد صاحب۔
سیکرٹری تحریک جدید : مکرم احمد عبدالباسط صاحب
سیکرٹری امورِ عامہ : مکرم ماسٹر عزیز احمد خان صاحب
سیکرٹری تحریک جدید : مکرم کریم بخش صاحب۔
سیکرٹری رشتہ وناطہ : مکرم منور احمد خان صاحب۔
سیکرٹری وقفِ جدید : مکرم شبیر احمد صاحب۔

۲۔ جماعت احمدیہ صالح نگر (یو۔ پی)

صدر جماعت : مکرم منور احمد خان صاحب۔
سیکرٹری مال : ″ ماسٹر سعید احمد خان صاحب۔
سیکرٹری تبلیغ و تربیت : مکرم مولوی بشیر احمد خان صاحب

۳۔ جماعت احمدیہ پدن پدا (اڑیسہ)

صدر جماعت : مکرم شیخ حسام الدین صاحب۔
نائب صدر : ″ شیخ معراج صاحب۔
جنرل سیکرٹری : ″ حبیب خان صاحب۔
امین : مکرم شیخ اسماعیل صاحب۔
سیکرٹری مال و آڈیٹر : ″ قاری غلام مرتضیٰ خان صاحب۔

۴۔ جماعت احمدیہ شادنگر (آندھرا)

صدر جماعت : مکرم سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ
سیکرٹری مال : ″ اشفاق احمد صاحب۔

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر اُن کی زندگیوں میں رمضان المبارک آرہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وُہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصّہ عطا فرمائے۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا چاہیئے۔ اِس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بھی بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی۔ البتہ جو مرد و عورت بیمار ہو۔ نیز ضعفِ پیری یا کسی دُوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو۔ اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے۔ اور بصورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔ تا وُہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق تو روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے۔ تا اُن کے روزے مقبول ہوں۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُن کے اِس نیک عمل میں رہ گئی ہے وہ اُس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہو جائے۔

پس جو ایسے احبابِ جماعت جو مرکزِ سلسلہ قادیان میں جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی جملہ رقوم:

"امیر جماعت احمدیہ قادیان"

کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول فرمائے ؎ (آمین)

ولادت اور درخواستِ دعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مکرم محمد عبدالباقی صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایل۔ بی۔ اینڈ آف بھاگلپور کو دو لڑکیوں کے بعد مورخہ یکم جولائی ۱۹۷۸ء کو لڑکے سے نوازا ہے۔ الحمدللہ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ وبچہ کو صحت و زندگی دے۔ بچے کو نیک اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بچے کا نام "محمد عبدالنور" رکھا ہے۔ مکرم محمد عبدالباقی صاحب نے اپنے اِس بیٹے کو خدمتِ دین کے لئے وقف کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی یہ قربانی قبول فرمائے۔ اور اُن کو اپنے افضال وبرکات سے نوازتا رہے۔

اللّٰھم آمین

خاکسار: مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان